دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر:Aqs 1374	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	تاریخ:09-08-2018

قربانی کے جانور میں عقیقہ کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بھائی کا بیٹا پیدا ہوا ہے، تو گھر والے کہہ رہے ہیں کہ اس کا عقیقہ بھی قربانی کے جانور میں حصہ ڈال کر کر لیں گے، لیکن کچھ رشتہ دار کہہ رہے ہیں کہ قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصہ نہیں رکھا جا سکتا، تو آپ شرعی رہنمائی فرما دیں کہ قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصہ رکھا جا سکتا ہے یا نہیں؟ نیز عقیقے کا گوشت والدین، دادا دادی، نانا نانی بھی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سائل: محمد فیصل (نیو گولی مار، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصہ رکھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ حصہ رکھنے میں افضل یہ ہے کہ لڑکے کے عقیقے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے عقیقے کے لیے ایک حصہ رکھا جائے، اگر کسی نے لڑکے کے عقیقے کے لیے ایک حصہ بھی رکھا، جب بھی کوئی حرج نہیں۔ نیز عقیقے کے گوشت کے قربانی کی طرح تین حصے کرنا مستحب ہے، جو بچّے کے والدین، دادا دادی، نانا نانی، امیر غریب ہر کوئی کھا سکتا ہے۔

حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: ”ولو ارادوا القربۃ الاضحیۃ او غیرھا من القرب اجزأھم سواء کانت القربۃ واجبۃ او تطوعا او وجب علی البعض دون البعض وسواء اتفقت جھۃ القربۃ او اختلفت۔۔۔ کذلک ان اراد بعضھم العقیقۃ عن ولد ولد لہ من قبلہ“ ترجمہ: (ایک جانور میں شریک) لوگوں نے (اس جانور میں) قربانی کی قربت کی نیت کی ہو یا قربانی کے علاوہ کسی اور قربت کی نیت ہو، تو یہ نیت کرنا ان کو کافی ہو جائے گا۔ چاہے وہ قربتِ واجبہ ہو یا نفلی قربت

ہو یا بعض پر واجب ہو اور بعض پر واجب نہ ہو، چاہے قربت کی جہت ایک ہی ہو یا مختلف ہو۔۔۔ اسی طرح اگر (ایک جانور میں شریک)لوگوں میں سے بعض نے اِس سے پہلے پیدا ہونے والے بچے کے عقیقے کی نیت کی (تو بھی جائز ہے۔)

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الاضحیۃ، جلد4، صفحہ166، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں:" عقیقہ کا گوشت آباء واجداد بھی کھاسکتے ہیں۔ مثلِ قربانی اس میں بھی تین حصے کرنا مستحب ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد20، صفحہ586، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ امجدیہ میں فرماتے ہیں:" عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی، نانانانی نہ کھائیں، یہ محض غلط ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں۔"

(بہارِ شریعت، حصہ15، جلد3، صفحہ357، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ امجدیہ میں فرماتے ہیں:"کتبِ فقہ میں مصرح (یعنی اس بات کی صراحت کی گئی ہے) کہ گائے یا اونٹ کی قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے۔۔۔ تو جب قربانی میں عقیقہ کی شرکت جائز ہوئی، تو معلوم ہوا کہ گائے یا اونٹ کا ایک جزء عقیقہ میں ہوسکتا ہے اور شرع نے ان کے ساتویں حصہ کو ایک بکری کے قائم مقام رکھا ہے، لہٰذا لڑکے کے عقیقہ میں دو حصے ہونے چاہیے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ یعنی ساتواں حصہ کافی ہے، تو ایک گائے میں سات لڑکیاں یا تین لڑکے اور ایک لڑکی کا عقیقہ ہوسکتا ہے۔ بعض عوام میں یہ مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت والدین نہ کھائیں، غلط ہے۔ والدین بھی کھاسکتے ہیں اور غنی کو بھی کِھلاسکتے ہیں۔"

(فتاویٰ امجدیہ، جلد3، صفحہ302، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

26ذیقعدۃ الحرام1439ھ/09اگست2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔